سفر آخرت کے راہی

مولانا محمد شمعون عابد بلوچ کا سانحہ ارتحال

از قلم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاھروی

دنیا میں آنا دراصل جانے کی ابتدا ہوتی ہے، عارضی زندگی میں کامیاب ترین شخص فرمان نبویؐ کی روشنی میں قرآن مجید سیکھنے اور سکھانے والا ہے۔ خوش نصیب ایسے والدین ہیں جو آج کے پُرفتن دوَر میں بھی اپنی اولاد کو دین اسلام کی تعلیم کے حصول واشاعت کیلئے وقف کرتے ہیں۔ باباجی غلام محمد بلوچ بھی ایسے صاحب نصیب افراد میں سے تھے۔ جنہوں نے اپنے گھر میں 10 اکتوبر 1969ء کو جنم لینے والے اپنے ہونہار بیٹے شمعون کو دنیاوی امور میں اپنا دست بازو بنانے کی بجائے دین اسلام کی تعلیم کے حصول کیلئے وقف کر دیا۔ مولانا شمعون عابد نے ابتدائی عصری تعلیم اپنے گاؤں 580 گ ب جھوک ممند دی نزد جڑانوالہ فیصل آباد میں حاصل کی پھر کچھ عرصہ جھوک دادو پھر شیخوپورہ میں جامعہ محمدیہ شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوری کے ہاں زیر تعلیم رہنے کے بعد جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں داخلہ لیا اور بقیہ دینی تعلیم وہاں سے حاصل کی۔ 1989ء میں شیخ الحدیث حافظ عبدالمنان نورپوری سے بخاری شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی اور جامعہ محمدیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ مولانا شمعون عابد نے بطور مدرس جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں ایک سال، دارالحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجوال اوکاڑہ میں چار سال، جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں عرصہ 21 سال، جامعہ تعلیم صالحات محلّہ اسلام پورہ اوکاڑہ میں 14 سال قرآن وحدیث و دیگر علوم وفنون کی تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ اس دوران متعدد بار آپ کو بخاری شریف پڑھانے کی بھی سعادت نصیب ہوئی، آپ کے تلامذہ طلباء اور طالبات کی صورت میں سینکڑوں کی تعداد میں ملک بھر میں دین اسلام کی آبیاری میں مصروف کار ہیں۔ بطور خطیب آپ نے جامع مسجد اہلحدیث ٹبی والی شاہ کوٹ، جامع مسجد اہلحدیث الٰہ آباد قصور، جامع مسجد اہلحدیث 52/2L 53/2L، جامع مسجد مدینہ ٹاؤن اور جامع مسجد ستار اہلحدیث اوکاڑہ میں خدمات سرانجام دی

ہیں۔ مرحوم اتباع سنت کے پیکر، اخلاق اور اوصاف میں سلف صالحین کی جیتی جاگتی تصویر تھے، وہ قرآن وحدیث کے کامیاب مدرس مگر اپنی سادگی وتواضع میں ریاکاری سے کوسوں دور تھے، ملنسار، مہمان نواز، طلباء کیلئے انتہائی مشفق ومہربان استاد کی حیثیت رکھتے تھے۔ مولانا مرحوم کو اپنی زندگی میں بے شمار مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑا مگر کبھی انہوں نے اپنے ہاتھ سے صبر وتحمل کا دامن نہ چھوڑا۔ آپ کی زندگی میں آپ کے حقیقی چار بیٹے اور دو بیٹیاں والدین سمیت دیگر عزیز واقارب کا انتقال ہوا مگر آپ صبر وشکر کی عملی تصویر بنے رہے۔

درس وتدریس اور خطابت میں ہمیشہ انہوں نے قرآن وحدیث اور مسلک اہلحدیث کی حقانیت کے فروغ اور شرک وبدعات کی سرکوبی اور معاشرے کی صلاح وتربیت کیلئے قرآن وحدیث کی سنہری تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی کرتے رہے۔ مرحوم کو عرصہ چار سال قبل فالج کا اٹیک ہوا، علاج معالجہ کی صورت میں آپ نے تدریس اور خطابت کا سلسلہ جاری رکھا، بالآخر 25 مئی کو دوبارہ اچانک فالج کا اٹیک ہوا اگلے روز 26 مئی 2015ء کو صبح 6 بجے امتیاز ہسپتال ساہیوال میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز ظہر دوپہر 2 بجے مرکزی جنازگاہ اوکاڑہ میں آپ کی پہلی نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی، دوسری بعد نماز عصر مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ میں مولانا عتیق اللہ سلفی جبکہ تیسری نماز جنازہ شام 5 بجے ان کے آبائی گاؤں 580 گ ب میں شیخ الحدیث مولانا عبدالوارث ساجد کی امامت میں ادا کی گئی۔ آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد جن میں علماء، قراء، طلباء سمیت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب کی دینی، مسلکی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نواز کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین) اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ بالخصوص ان کے دو یتیم بچے اور بیوہ کا مستقبل بہتر بنائے۔ (آمین)

مولانا عبدالستار انور وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت کے معروف اور ہر دلعزیز عالم دین حضرت مولانا عبدالستار انور آف ڈھاباں خورد تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ 23 رمضان